عرب جمہوریہ مصر ۶ جمادی الآخر ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف ۳۰ دسمبر ۲۰۲۲ء

اسلام میں وقت کی قدر و اہمیت

قرآن کریم میں غور کرنے والے کو یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ اس نے وقت کی اہمیت پر کس شدت سے توجہ دی ہے جو کہ اس کی قدر و منزلت کو اجاگر کر رہا ہے تاکہ نیک اور نفع بخش کام کر کے اس کو ہم اپنے حق میں جھکا لیں۔ اس اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں مختلف وقتوں کی قسم کھائی ہے، چناچہ اللہ تعالی نے فجر کے وقت کی قسم کھائی اور ایک مکمل سورت کا نام ہی اس کے نام سے رکھ دیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَالْفَجْرِ(۱) وَلَيَالٍ عَشْرٍ(۲) وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ" "اس صبح کی قسم (۱) اور دس راتوں کی (۳) اور جُفت اور طاق کی"[فجر:۱-۳] اسی طرح چاشت کے وقت کی قسم کھائی اور اس کے نام سے بھی ایک پوری سورت کا نام رکھا۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَالضُّحَى(۱) وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى(۲) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى" "چاشت کی قسم (۱) اور رات کی جب پردہ ڈالے (۲) کہ تمھیں تمھارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا"[ضحی:۱-۳] اسی طرح وقت کی قسم کھائی اور اس کے نام پر بھی ایک پوری سورت کا نام رکھا۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَالْعَصْرِ(۱) إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ(۲) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ" "اور زمانے کی قسم (۱) بیشک انسان ضرور گھاٹے میں ہے (۲) سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے نیک کام کیے اور حق کی ایک دوسرے کو وصیت کی اور صبر کی ایک دوسرے کو وصیت کی"[عصر:۱-۳] اسی طرح اللہ تعالی نے صبح، رات اور دن کے وقت کی قسم کھائی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى(۱) وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى" "اور رات کی قسم جب چھا جائے (۱) اور دن کی قسم جب نکل آئے"[لیل:۱/۲]

اللہ تعالی نے گردشِ ایام اور رات ودن کے بدلنے کو قرآن میں اپنی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی بتایا

ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:"وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا""اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا، تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی اور دن کی نشانی دکھانے والی کی، کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور برسوں کی گنتی اور حساب جانو اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرمادی"[بنی اسرائیل:۱۲] خلاقِ کائنات نے اس عالم کا نظام کچھ اس شان سے بنایا ہے کہ کوئی بھی چیز اپنے وقت یا اپنی جگہ سے ذرہ برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ارشاد باری تعالی ہے:"وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (٣٨) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (٣٩) لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ""اور سورج اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے چلتا ہے، یہ زبردست علم والے کا حکم (۳۹)اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ کھجور کی پرانی ڈال کی طرح دوبارہ سے ہوگیا(۴۰)سورج چاند کو نہیں پاسکتا اور نہ رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے اور ہر ایک، ایک گھیرے میں تیر رہا ہے"[یس:۳۸-۴۱]

ارشاد باری تعالی ہے:"قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ(٧١) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (٧٢) وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ"" کہہ دیجئیے کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کردے تو سوائے اللہ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟(۷۱) فرمائیے کہ یہ بھی بتا دو اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن ہی دن رکھے، تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لادے؟ جس میں تم آرام کرو! کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو؟(۷۲) اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں

آرام کرو اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو اور اس لیے کہ تم شکر ادا کرو"[قصص:۷۱-۷۳]ارشاد باری تعالی ہے:" يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ""رات لاتا ہے دن کے حصہ میں اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں اور اُس نے سورج اور چاند کام میں لگائے، ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے، یہ اللہ تمہارا رب ہے، اُسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو حقیر سے چھلکے تک کے مالک نہیں ہیں"
[فاطر:۱۳]

وقت کی قدر واہمیت اس وقت بہت بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن نے بہت سے شعارِ اسلام اور عبادت کو وقت کے ساتھ جوڑا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:"إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا" "بیشک نماز مومنین پر ایک متعین وقت پر فرض ہے"[نساء:۱۰۳]ارشاد باری تعالی ہے:" أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا""نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور صبح کا پڑھنا! بے شک صبح کے پڑھنے میں (فرشتے)حاضر ہوتے ہیں"[بنی اسراءیل:۷۸] روزوں کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ""رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے!"[بقرۃ:۱۸۵]زکاۃ کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:"وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ""اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کردو" [انعام: ۱۴۱]حج کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:" الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ "" متعین مہینوں میں حج کرنا ہے"[بقرۃ:۱۹۷]

اسی طرح قرآن کریم ہمیں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ ہم گزشتہ دنوں سے عبرت حاصل کریں، اور پچھلی قوموں کے انجام میں غور وفکر کریں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ"" انہیں کس چیز کا انتظار ہے مگر ان ہی لوگوں کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے گزر گئے"[یونس:۱۰۲]ارشاد باری تعالی ہے:"وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ""اور ان دنوں کو ہم لوگوں کے درمیان پھراتے ہیں"[آل عمران: ۱۴۰]ارشاد باری تعالی ہے:"وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ""اور انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلائیے، بیشک اس میں بہت زیادہ صبر کرنے والوں کے لیے اور بہت شکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں"[ابراہیم:۵]اس کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی ان حوادث کی انہیں یاد دلائیں جو پچھلی قوموں کو پیش آئے۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی گزشتہ زمانوں میں جو لوگوں کو پیش آیا اور ان دنوں جو ان پر اللہ تعالی کی رحمت یا اس کا عذاب ان پر نازل ہوا؛ ان سب چیزوں کی انہیں یاد دلائیے۔

برادرانِ اسلام!

قرآن میں غور کرنے والے پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس نے جہاں پر ایامِ دنیا کی بات کی ہے وہیں پر اس نے ہمیں ایامِ آخرت کی بھی یاد دلائی ہے، تاکہ اس کے لیے خوب اچھے اعمال کر لیں، اس کے لیے خوب تیاری کر لیں، کیوں کہ آخر میں ہم سب کو اپنے رب کے پاس ہی پلٹ کر جانا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:" يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ"" اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تو خرید وفروخت ہوگی، نہ ہی کوئی دوستی اور سفارش کام آئے گی اور کافر وہی ظلم کرنے والے ہیں"[البقرۃ: ۲۵۴]ارشاد باری تعالی ہے:"تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ (٤) فَاصْبِرْ

صَبْرًا جَمِيلًا (٥) إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا (٦) وَنَرَاهُ قَرِيبًا (٧) يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ (٨) وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (٩) وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا" "ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں، ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے (۴) تو تم اچھی طرح صبر کرو (۵) وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں (۶) اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں (۷) جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوگا (۸) اور پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اُون (۹) اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا" [معارج:۴-۱۰] ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ" اور بیشک تمہارے رب کے ہاں کا ایک دن (ان دنوں کی بنسبت) ہزار سال کے برابر ہے جن کو تم شمار کرتے ہو" [حج:۴۷] ارشاد باری تعالیٰ ہے: " يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ" "جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی اور جو بُرا کام کیا امید کرے گی: کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا! اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے" [آل عمران:۳۰]

ہم سب کو آج ضرورت اس بات کی ہے کہ وقت کی قیمت کو سمجھیں، رات و دن کی گردش سے کچھ عبرت حاصل کریں، اپنے دین و دنیا، اپنی ذات اور اپنے وطن کے لیے اچھے اچھے کام کریں! اسی سمجھ میں ہمارے لیے نصیحت ہے اور اسی میں عبرت بھی ہے، اور یہی فکر ہمیں محنت و مشقت کرنے اور اپنی زندگی سے کچھ حاصل کرنے کے لیے آگے کی طرف بڑھائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا" "اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی، اس کے لیے جو دھیان کرنا چاہے، یا شکر کرنا چاہے" [فرقان:۶۲] ارشاد نبوی ﷺ ہے: قیامت کے روز بندے کے پیروں کو اپنی جگہ سے اس وقت تک ہلنے بھی نہیں دیا جائے گا جب تک اس سے چار چیزوں کا حساب نہ لے لیا جائے: اس کی عمر کا کہ اس نے

اسے کہاں گزارا؟ اس کی جوانی کا کہ اسے کہاں خرچ کیا؟ اس کے مال کا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے علم کا کہ کتنا اس پر عمل کیا؟

اے اللہ! ہمارے ملک مصر کی حفاظت فرما اور سارے جہان میں اس کے پرچم کو بلندی عطا فرما!